مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اَقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب ؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ اِنتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس ؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ حضرتِ اَقدس ؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

غریبوں جیسی زندگی، آپ سب سے زیادہ مالدار بن سکتے تھے !

مال دار ''سنت'' کیسے زندہ کریں ؟ بہتان بازی، یہودی میڈیا کی پرانی عادت

مال کمانا اور بڑھانا منع نہیں، جمع نہ کرنا اور خرچ کرتے رہنا پسند کیا گیا ہے

(کیسٹ نمبر 4 سائیڈ A 1981 - 10 - 16)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دو موٹے قِطری کپڑے زیب ِتن فرما رکھے تھے، یہ یمن سے آیا کرتے تھے موٹے کپڑے بدنِ مبارک پر تھے جیسے کرتا اور شلوار ہو کرتا اور پائجامہ ہو یا پھر اُس کے بجائے اُس زمانے میں ایسے بہت ہوتا رہا ہے کہ دو چادریں ہوتی تھیں اِستعمال میں، ایک باندھ لی ایک اوڑھ لی، اِس سے زیادہ کپڑے عام طور پر میسر ہی نہیں تھے یہ موٹے بہت تھے، جب رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوتے تھے اور آپ کو پسینہ آتا تھا تو پسینے سے وہ گیلے ہو کر بوجھل محسوس ہوتے تھے ثَقُلَا عَلَیْہِ اِتنے میں اِسی دوران ایسے ہوا کہ ایک بزاز آیا شام سے اور وہ تھا ایک یہودی کا آدمی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نام لیا بعد میں وہ نام نہیں چلا کہ وہ کون آدمی تھا یہودی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ اِحساس تھا کہ آپ کو اِن میں ایسے دِقت ہوتی ہے پسینہ آجاتا ہے بوجھل ہو جاتے ہیں کپڑے تو اِس سے دُشواری محسوس فرماتے ہیں، پسینے سے بوجھل ہو جاتے

ہوں گے اور اُن کے گاڑھے ہونے کی وجہ سے پسینہ ضرور آجاتا ہوگا تو فرماتی ہیں میں نے گزارش کی کہ اگر آپ وہاں آدمی بھیج دیں اور وہ آیا ہوا ہے اُس سے دو کپڑے لے لیں اور یہ وعدہ فرمالیں کہ ہم پیسے بعد میں دے دیں گے قیمت بعد میں دے دیں گے جس وقت ہمارے پاس ہوں گے، آنے والے ہیں مثلاً یہ کہ فصل آنے والی ہو کھجور کی اُس زمانے میں اور ویسے بھی آتے رہتے تھے پیسے اگر آپ جمع کرتے تو سب سے زیادہ مالدار ہوگئے ہوتے لیکن آپ کی عادت یہ تھی ہی نہیں کہ جمع کریں، آتے ہی سب بانٹ دیتے تھے پھر اپنے آپ دُوسروں کے شریکِ حال رہتے تھے اُن کے پاس نہیں ہے کھانے کو تو آپ کے یہاں بھی نہیں ہے کھانے کو، اِس حال میں رہنا زیادہ پسند تھا بہ نسبت اِس کے کہ کچھ رکھ لیں اپنے لیے کہ فاقہ کی نوبت نہ آئے، یہ بھی نہیں کرتے تھے۔

''جھوٹا میڈیا'' یہودی دستور :

رسول اللہ ﷺ نے اُس کے پاس کہلا بھیجا اُس نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ مطلب کیا ہے آپ کا جانے والے آدمی سے کہا یا رسول اللہ ﷺ سے کہلایا، یا کہا خود کہ میں جانتا ہوں جو آپ چاہتے ہیں آپ کا مطلب یہ ہے کہ بس یہ آپ لے جائیں گے یعنی گول کر جائیں گے پیسے نہیں دیں گے مطلب یہ ہوا، میں آپ کو چادریں دے دُوں کپڑا دے دُوں اور اُس کے بعد پھر غائب ہو جائیں فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کَذِبَ رسول اللہ ﷺ نے جب یہ بات سنی پیغام پہنچا جواب پہنچا تو فرمایا کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے اور یہ غلط بات کر رہا ہے قَدْ عَلِمَ اَنِّیْ مِنْ اَتْقَاھُمْ یہ بالکل جانتا ہے کہ میں اِن سب میں سب سے زیادہ تقوے والا ہوں اِحتیاط والا ہوں بچنے والا ہوں تمام برائیوں سے، متقی کا مطلب یہی ہے خدا سے ڈرتے ہوئے تمام برائیوں سے بچنا وَاَدَّاھُمْ [1] اور میں اَمانت یا وعدہ پورا کرنے میں سب سے زیادہ ہوں آگے، یہ بات نہیں ہے کہ وہ جانتا نہیں مگر اُسے پروپیگنڈے کا جو موقع مِل جاتا ہے جھوٹی بات لگا دینے کا یہ یہود ایسے کرتے ہی رہتے ہیں تو وہ جانتا ہے اور پھر وہ یہ کہہ رہا ہے۔

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب اللباس رقم الحدیث ۴۳۶۱

اہلِ ثروت کے لیے سنت پر چلنے کا طریقہ :

اِس حدیث شریف میں ایک تو حالت معلوم ہو رہی ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلوة والتسلیم نے اپنی حالت اپنے اِختیار سے کتنی سادہ رکھی ہے یہی پسند فرمایا ہے اور ہوسکتا ہے کہ کوئی کروڑ پتی ہو اور وہ پھٹے ہوئے کپڑے پہنے اور وہ یہی کہے کہ میں تو ایسے عمل کر رہا ہوں اور اِس کی وجہ ہو بخل کہ پیسے خرچ کرنا جانتا ہی نہیں اِس لیے ایسے کر رہا ہے اور اِس حدیث کی آڑ لے تو یہ غلط ہوگا کیونکہ رسول اللہ ﷺ تو اپنے پاس رکھا ہی نہیں کرتے تھے تو اُس کروڑ پتی کو دُوسری بات کرنی چاہیے پہلے کہ اپنے پاس رہے ہی نہ پھر یہ کرنا چاہیے کہ اِس طرح سے رہے جیسے اور رہتے ہیں تو یہ بات پہلے نہیں، حقیقتاً اِس طرح کی زندگی گزارنی بہت ہی مشکل کام ہے اور اگر کوئی اِس پر عمل کر لیتا ہے تو وہ بڑا خوش قسمت ہے کیونکہ اِتباعِ سنت جو ہے یہ تو آخرت کا جو خوش نصیب آدمی ہو اُسے نصیب ہوتا ہے ورنہ حاصل ہی نہیں ہوتا، اِتباعِ سنت جو اللہ کے نزدیک بہترین آدمی ہوگا وہ کر سکے گا ورنہ کسی کے بس کا نہیں ہے، وہ جو سیٹھ ہے اور پھٹے ہوئے کپڑے پہن رہا ہے یا پیوند لگے ہوئے پہن رہا ہے اُس کا نام ریاکاری ہوسکتا ہے اِتباعِ سنت نہیں ہوسکتا کیونکہ اِتباعِ سنت تو یہ ہے کہ اپنے پاس رکھے بھی نہ۔

حضرت اَبوذر رضی اللہ عنہ کا مسلک خوب کماؤ اور خرچو مگر جمع نہ کرو :

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تو ایک جلیل القدر صحابی جو ہیں حضرت اَبوذر رضی اللہ عنہ وہ تو اِسی کے قائل ہوگئے تھے وہ کہتے تھے کہ روپیہ اور پیسہ یعنی سونا اور چاندی یہ دو سکے جو ہیں یہ نہیں رکھ سکتا آدمی، جائیداد ہے ٹھیک ہے اُس سے آمدنی آئے گی جمع نہیں کر سکتا آمدنی جمع نہیں کر سکتا، باغ ہے کسی کا ٹھیک ہے جائیداد ہے ٹھیک ہے اُس سے کرایہ آتا ہے ٹھیک ہے لیکن جب آجائے تو خرچ کر ڈالنا چاہیے اُسے جمع کرنا یہ اُن کے نزدیک درست نہیں ہے وہ بالکل اِس کے قائل نہیں تھے اور رسول اللہ ﷺ نے اُن سے ایک دفعہ اِسی طرح کی بات فرمائی تھی بس اُس کے بعد سے تاحیات اُسی پر قائم رہے۔

غلاموں کا درجہ بلند کیا :

اور ایک دفعہ یہ فرمایا تھا جو تم پہنو وہ غلام کو پہناؤ جو تم کھاؤ وہ غلام کو کھلاؤ، غلام کو جانوروں کے درجہ میں سمجھا جاتا تھا اُس دور میں، رسول اللہ ﷺ نے اِحسان فرمایا غلاموں پر کہ اُن کو اِنسانیت کا اَعلیٰ درجہ دِلایا اور فرمایا کہ ایسے کام نہ کہو جو اِن کے بس میں نہ آئے مَا يَغْلِبُهُ کام غالب آگیا وہ مغلوب ہوگیا دَب کے رہ جائے کام میں، یہ نہیں اور اگر کہیں موقع پڑ جائے ایسا کہ اُن سے اِتنا کام لینا پڑ گیا کہ جس میں وہ بوجھ میں دَب جائیں تو فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ [1] تم بھی ساتھ لگو کیونکہ جب تم ساتھ لگ جاؤ گے تو وہ یہ نہیں محسوس کرے گا کہ مجھے دَبا رکھا ہے اور خود اپنے آرام سے بیٹھے ہیں یا سو رہے ہیں یا گپیں ہانکہ رہے ہیں اور میرا تو اِس طرح سے اِنہوں نے دِن اور رات کا چین کھو دیا ہے، نہ رات کو سونا ہے نہ دِن کو فرصت ہے، وہ نہیں برداشت کر سکتا وہ بیمار ہو جائے گا یا بھاگ جائے گا اٰبِقْ [2] بھی ہوتے تھے غلام، فرمادیا ایسی چیزیں بالکل غلط ہیں۔ اَب حضرت اَبو ذر رضی اللہ عنہ کا تو پھر طریقہ یہی بن گیا جو خود کھاتے تھے وہ غلام کو کھلاتے تھے جو خود پہنتے تھے وہ غلام کو بھی پہناتے تھے، بڑھیا جوڑا ایک پہنے ہوئے تھے ایک چادر اور ایک تہبند اور اُسی قسم کا جوڑا غلام کا بھی تھا، بظاہر یہی ہے عَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلٰى غُلَامِهٖ حُلَّةٌ [3] اپنے اُوپر بھی غلام پر بھی اور اُس زمانے میں بھی باوجود اِس کے کہ غلام کو سب اچھا رکھنے لگے تھے، درجہ ہر ایک نے بڑھا دیا تھا عمل سب نے کیا ہے اِس پر مگر اِتنا عمل اِس طرح کا عمل یہ اُن لوگوں کے لیے بھی ایسا تھا کہ جب دیکھتے تھے تو پوچھتے تھے اُن سے کہ یہ کیا بات ہے وہ سناتے تھے کہ یہ بات ہوئی تھی ایسے اور رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا تو تاحیات اُسی پر عمل پیرا رہے۔

اِسی طرح روپے پیسے کے بارے میں بھی اُن کا یہ عمل رہا ہے کہ جو آجائے وہ جمع نہ کرو، بس ذرائع آمدنی تو ہیں تمہارے جب آئے تو گزارہ کرلو پھر آئے پھر گزارہ کرلو باقی بانٹ دو اپنے پاس روپیہ پیسہ بالکل نہ رکھو۔

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب النکاح رقم الحدیث ۳۳۴۵ [2] مفرور

[3] بخاری شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۳۰

تو ایک تو یہ معلوم ہو رہا ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زندگی کتنی سادہ تھی اور حقیقتاً کتنی سب کے ساتھ مِل کر مساوات والی زندگی تھی اور وہ مجبورًا نہیں تھی بلکہ اپنے اِختیار سے تھی مجبورًا بالکل نہیں تھی، آپ سب سے بڑے متمول اور سب سے بڑے جائیداد والے بن سکتے تھے لیکن بالکل نہیں کیا ایسے۔

دُوسری بات یہ ہے کہ آپ نے فرمایا میں روپیہ پیسہ اَمانت اَدا کرنے میں سب سے بہتر آدمی ہوں اور میں ایسے کرتا رہا ہوں مسلمان تو اِیمان رکھتے ہی تھے یہودی اور غیر مسلم بھی جانتے تھے، جنابِ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں ''اَمین'' کہلاتے تھے تو اُس کا یہ کہنا مسلمانوں کے لیے تو ایسی چیز تھی کہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ اِتنا شریر ہے یہ جھوٹ بول رہا ہے تو کوئی متاثر نہیں ہوا اُس کی بات سے، ہاں ہمیں ایک تعلیم اِس میں ساتھ مِل گئی کہ اِسلام نے تقوی اور اَمانت داری یہ سبق دیا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے یہاں جواب میں یہی اِرشاد فرمایا ہے اور یوں نہیں فرمایا کہ میں ایسے کہہ رہا ہوں یہ فرمارہے ہیں کہ وہ جانتا ہے کیونکہ حقیقتاً سب جانتے تھے اور آدمی جیسا بھی ہو اگر وہ سب لوگوں سمیت کسی جگہ جائے، ایک جگہ سے دُوسری جگہ محلے کے محلے اُٹھ کر آتے ہیں جیسے جالندھر سے آئے ہیں اور فلاں جگہ سے آئے ہیں اور وہ اَب ملتے ہیں آپس میں لدھیانے کے لوگ اور جالندھر کے لوگ اور اَمرتسر کے لوگ تو وہ ایک دُوسرے کو پہچانتے ہیں اور ایک دُوسرے کی تمام صفات کو پہچانتے ہیں اور جہاں وہ بستے ہیں آکر چھوٹی سی بستی میں اگر کسی جگہ آباد ہو جائیں تو وہاں کی بستی والوں کو بھی ایک ایک آدمی کے بارے میں پوری باتیں معلوم ہو جاتی ہیں تو اِس طرح سے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بھی اُن کو معلومات تھیں

.........اِختتامی دُعاء.........